سے کرنے میں سرگرم تھی کہ اس کے ہاتھوں جہاد کو منسوخ کرنے کا جھوٹ گھڑ کر برطانوی سامراج کو مذہبی حوالے سے قابلِ قبول بنانے میں رول ادا کرے۔ ہندستان ٹائمز (یکم جنوری ۱۹۸۶ء) نے لکھا تھا کہ خان عبدالغفار خاں (باچاخان) کے والد بہرام خاں نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں حُریت پسندوں کے مقابلے میں انگریزوں کا ساتھ دیا اور اس کے بدلے میں بھاری جاگیر حاصل کی (ص ۵۷۸)۔ انھی کے پڑپوتے اسفندیار آج خیبر پختونخوا میں پشتون قوم پرستی اور سیکولرزم کے نعروں کے ساتھ سرگرمِ کار ہیں۔ (سلیم منصور خالد)

کلیاتِ لالہ صحرائی، مصنف: لالہ صحرائی۔ ناشر: لالہ صحرائی فاؤنڈیشن، ملتان بہ اشتراک نعت ریسرچ سنٹر، کراچی۔ ملنے کا پتا: کتاب سرائے، اُردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۱۰۷۶۔ قیمت: ۱۵۰۰ روپے۔

لالہ صحرائی دورِ حاضر کے معروف نثر نگار تھے۔ افسانوی اور غیرافسانوی ادب کی مختلف اصناف میں بیسیوں نگارشات ان کے قلم سے نکلی ہیں۔ آخری عمر میں ان کی بڑی آرزو تھی کہ وہ نعت کے ذریعے آں حضورؐ کو ہدیۂ عقیدت پیش کرسکیں۔ کرنا خدا کا یہ ہوا کہ ۱۹۹۵ء میں جب وہ عمر کے ۷۰ویں سال میں تھے، اُن پر نعتوں کا نزول ہوا اور پھر انھوں نے اتنی تیزی کے ساتھ نعتیں اور نعتیہ غزلیں، اور نعتیہ مثنویاں اور حمدیں لکھیں کہ تقریباً ہر سال اُن کا ایک مجموعہ تخلیق ہوجاتا تھا۔

جناب لالہ صحرائی اِس اعتبار سے خوش قسمت انسان تھے کہ انھیں ستّر برس کی عمر میں نعت گوئی کی توفیق ارزانی ہوئی۔ پھر وہ خوش بخت ہیں کہ اُن کے لائق بیٹے ڈاکٹر نوید احمد صادق اور جاوید احمد صادق اپنے والد کی شاعری کو کتابی شکل میں شائع کرنے کا اہتمام کرتے رہے۔ اب اس جملہ شعری ذخیرے کو کلیاتِ لالہ صحرائی کے عنوان سے مرتب کر کے انھوں نے شائع کر دیا ہے۔

چند برس پہلے لالہ صحرائی کی شخصیت اور ان کے فکروفن پر مضامین کے دو مجموعے یادنامۂ لالہ صحرائی، تذکرۂ لالہ صحرائی شائع ہوچکے ہیں۔ زیرنظر کلیات میں پندرہ کتابیں شامل ہیں۔ لالہ صحرائی کا ایک مجموعہ نعت وِہلارے پنجابی میں ہے۔ انھوں نے بچوں کے لیے بھی شاعری کی۔ گل ہاے حدیث، ایک سو سے زائد منتخب اور مختصر احادیث کا منظوم ترجمہ ہے۔ یہ سب چیزیں زیرنظر کلیات میں شامل ہیں۔ اِس طرح یہ کلیات بقول ''پیش گفتار نویس (ڈاکٹر خورشید رضوی) لالہ صحرائی کی شعری متاع کی بھرپور نمایندگی کرتی ہے''۔ معروف نعت گو اور نقاد ڈاکٹر ریاض مجید

نے دیباچے میں لکھا ہے: ''زیرنظر کلیات میں بیک کتاب، ان کی ساری مساعی اور کارِنعت کا حجم دیکھ کر ان کی شعری قدوقامت کا صحیح اندازہ ہوتا ہے۔ کلیات سے اُن کی نعت کے فکری اور فنی محاسن کے مطالعات کے نئے نئے زاویے سامنے آئیں گے''۔

اہم بات تو یہ ہے کہ لالہ صحرائی مرحوم و مغفور کی ذاتی زندگی اسلام کی سربلندی کے لیے تگ و دو کرنے والے ایک پُرخلوص مسلمان کی زندگی تھی۔ اِسی لیے اُن کی نعت میں آں حضوؐر کی محبت میں ایک والہانہ پن نمایاں ہے۔ اُردو نعت گوئی کے ذخیرے میں یہ مجموعہ ایک قابلِ لحاظ اضافے کا موجب ہوگا۔ کلیات بڑے اہتمام سے شائع کی گئی ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

نوکِ قلم سے، ڈاکٹر امیر فیاض پیرخیل۔ ناشر: شعیب سنز پبلشرز اینڈ بک سیلرز، مینگورہ، سوات۔ صفحات: ۲۳۲۔ قیمت: ۲۳۰ روپے۔

سوات کے ڈاکٹر امیر فیاض پیرخیل قبل ازیں قلم ہے تلوار نہیں کے عنوان سے کالموں کا مجموعہ شائع کر چکے ہیں۔ زیرنظر دوسرا مجموعہ ہے۔ مقدمے میں کہتے ہیں: ''میں کتاب لکھوں یا کالم، میرا مقصد صرف رضاے الٰہی ہوتا ہے۔ میں اپنا قلم نیک نیتی سے استعمال کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ وہ میری رہنمائی فرمائے''۔

قارئین اندازہ کرسکتے ہیں کہ امیر فیاض صاحب نے کتنی ذمہ داری، خلوصِ نیت اور احتیاط سے یہ کالم لکھے ہیں۔ ان کا زاویۂ نظر مثبت اور اسلامی ہے۔ کالموں کے موضوعات وہی ہیں جن پر معاصر صحافت میں لکھا جا رہا ہے، مثلاً چند عنوانات: امریکا پاکستان کا دوست اور اسلام دشمن، اسرائیل سے خوف زدہ عرب حکمران اور ان کا علاج، ملکی ہیروز: زیرو، جہانزیب کالج کا المیہ، جماعت اسلامی کا قصور کیا ہے؟ ملالہ نے سواتیوں کو ملال کیا، عابد شیر کو لگام دی جائے، وغیرہ۔ یہ کتاب صحافتی ادب میں اس لیے بھی ایک قابلِ توجہ اضافہ ہے کہ لکھنے والے کا تعلق سیاست و صحافت کے مراکز سے نہیں بلکہ ایک دُورافتادہ خطے سے ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

تعارف کتب

◉ **مسلم دنیا میں زوال کے اسباب**، عبدالکریم عابد۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی منصورہ، لاہور۔